احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 4- مئی 2000ء

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 4- مئی 2000ء - 28 محرم 1421 ہجری- 4 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 99

اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں- میں محمد ہوں- میں احمد ہوں- میں ماحی ہوں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کا قلع قمع کرے گا- اور میں وہ حاشر (مردوں کو اٹھانے والا) ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں- اور میں عاقب ہوں-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب اسماء رسول اللّٰہ)

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خدا کا فضل پایا ہے-(-) آپؐ کے مبارک ناموں میں ایک سرّ یہ ہے کہ محمدؐ اور احمدؐ جو دو نام ہیں- ان میں دو جدا جدا کمال ہیں- محمدؐ کا نام جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے' جو نہایت درجہ تعریف کیا گیا ہے اور اس میں ایک معشوقانہ رنگ ہے' کیونکہ معشوق کی تعریف کی جاتی ہے- پس اس میں جلالی رنگ ہونا ضروری ہے- مگر احمدؐ کا نام اپنے اندر عاشقانہ رنگ رکھتا ہے' کیونکہ تعریف کرنا عاشق کا کام ہے- وہ اپنے محبوب اور معشوق کی تعریف کرتا رہتا ہے- اس لئے جیسے محمدؐ محبوبانہ شان میں جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے' اسی طرح احمدؐ عاشقانہ شان میں ہو کر غربت اور انکساری کو چاہتا ہے- اس میں ایک سرّ یہ تھا کہ آپؐ کی زندگی کی تقسیم دو حصوں پر کر دی گئی- ایک تو مکی زندگی جو 13 برس کے زمانہ کی ہے اور دوسری وہ زندگی جو مدنی زندگی ہے اور وہ 10 برس کی ہے' مکہ کی زندگی میں اسم احمدؐ کی تجلی تھی- اس وقت آپؐ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلب استعانت اور دعا میں گزرتی تھی- اگر کوئی شخص آپؐ کی اس زندگی کے بسر اوقات پر پوری اطلاع رکھتا ہو' تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ جو تضرع اور زاری آپؐ نے اس مکی زندگی میں کی ہے' وہ کبھی کسی عاشق نے اپنے محبوب و معشوق کی تلاش میں کبھی نہیں کی اور نہ کر سکے گا- پھر آپؐ کی تضرع اپنے لئے نہ تھی- بلکہ یہ تضرع دنیا کی حالت کی پوری واقفیت کی وجہ سے تھی- خدا پرستی کا نام و نشان چونکہ مٹ چکا تھا اور آپؐ کی روح اور خمیر میں اللہ تعالیٰ میں ایمان رکھ کر ایک لذت اور سرور آ چکا تھا اور فطرتاً دنیا کو اس لذت اور محبت سے سرشار کرنا چاہتے تھے- ادھر دنیا کی حالت کو دیکھتے تھے' تو ان کی استعدادیں اور فطرتیں عجیب طرز پر واقع ہو چکی تھیں اور بڑے مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا- غرض دنیا کی اس حالت پر آپؐ گریہ و زاری کرتے تھے اور یہاں تک کرتے تھے کہ قریب تھا کہ جان نکل جاتی-(-) یہ آپؐ کی متضرعانہ زندگی تھی اور اسم احمدؐ کا ظہور تھا- اسوقت آپؐ ایک عظیم الشان توجہ میں پڑے ہوئے تھے- اس توجہ کا ظہور مدنی زندگی اور اسم محمدؐ کی تجلی کے وقت ہوا-

(ملفوظات جلد اول ص 423)

کفالت یتامٰی

افضال الٰہی کا ایک یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے- جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی' جانی' علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں- جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت' مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والدیا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی رکھا گیا- ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے- ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے- بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں- ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامٰی بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامٰی کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں-

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت' صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں- اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے- آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دار الضیافت ربوہ)

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 56

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

تکبر کا انجام

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال و دولت سے نوازے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ثعلبہ! بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو یہ چاہتا ہے۔ تھوڑے مال پر شکرادا کرنا زیادہ مال پر شکرادا کرنے سے آسان ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ثعلبہ دوبارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مال و دولت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا تجھے میرا اسوہ پسند نہیں؟ خدا کی قسم! اگر میں پہاڑ کو کہوں کہ وہ میرے لئے سونے چاندی کا بن جائے تو ایسا ہی ہو (تم اس قسم کی دعا کی درخواست نہ کیا کرو اور جس طرح میں قناعت اور کفایت شعاری کی زندگی بسر کرتا ہوں تم بھی بسر کرو) اس کے کچھ عرصہ بعد ثعلبہ پھر حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کردے اور کہا خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں مالدار ہو گیا تو ہر حقدار کا حق ادا کروں گا۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ بار بار آکر دعا کی درخواست کرتا ہے تو آپؐ نے اس کے لئے دعا کی اے اللہ! ثعلبہ کو مالدار کردے۔ اے اللہ! ثعلبہ کو دولت مند بنادے۔

حضور علیہ السلام کی دعا کے بعد ثعلبہ نے کچھ بکریاں خریدیں اور ان بکریوں نے اس قدر بچے دیئے اور وہ اس تیزی سے بڑھے جیسے برسات کے کیڑے مکوڑے بڑھتے ہیں۔ شروع شروع میں ثعلبہ ظہر کی نمازیں حضورؐ کے ساتھ ادا کرتا اور بقیہ نمازیں وہ اپنے ریوڑ میں پڑھنے لگا۔ اس کے بعد جب اس کے بہت سے ریوڑ ہو گئے تو صرف نماز جمعہ کے لئے وہ آنے لگا لیکن جب اس کے ریوڑ اور زیادہ ہو گئے تو نماز جمعہ کے لئے بھی آنا ترک کر دیا۔ حضور علیہ السلام بالعموم جمعہ کے دن لوگوں سے ان کے حال و احوال دریافت کرنے کے لئے گھر سے نکلتے تھے۔ آپ نے ایک جمعہ کے دن ثعلبہ کے بارہ میں لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضورؐ ثعلبہ نے بکریاں لی ہیں اور اب اس کا ریوڑ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وادی میں بھی نہیں سماتا۔ حضورؐ نے یہ سن کر ثعلبہ کے متعلق تین بار اظہار افسوس کیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیات صدقات نازل فرمائیں تو حضور علیہ السلام نے دو شخصوں کو بطور محصل مقرر فرمایا اور انہیں صدقات میں لئے جانے والے جانوروں کی عمروں وغیرہ کے بارہ میں احکام لکھ کر دیئے کہ اس حساب سے زکوٰۃ وصول کرنا روانہ کرتے وقت ان دونوں کو خاص طور پر ہدایت فرمائی کہ ثعلبہ بن حاطب اور ایک اور شخص جو بنو سلیم سے تعلق رکھتا تھا ان کے پاس جانا اور ان سے بھی صدقہ وصول کرنا۔ دونوں محصل ثعلبہ کے پاس آئے اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ صدقات کی تفصیل پڑھ کر ثعلبہ کہنے لگا یہ تو جزیہ ہے اگر یہ جزیہ نہیں تو اس سے ملتا جلتا ٹیکس ہے۔ اچھا جاؤ فارغ ہو کر واپسی پر یہاں سے ہوتے جانا۔ وہ دونوں محصل یہ سن کر چلے گئے اور دوسرے شخص سلمی کی طرف گئے جب سلمی کو ان محصلوں کے آنے کا علم ہوا تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے اعلیٰ اونٹ چن کر صدقات کے لئے نکالے اور انہیں محصلین کے پاس لایا۔ جب محصلوں نے ان جانوروں کو دیکھا تو کہا کہ اس طرح کے قیمتی اور عمدہ جانور لینے کا ہمیں حکم تو نہیں۔ یہ سن کر سلمی کہنے لگا میں یہ اپنی خوشی سے دے رہا ہوں۔ وہ دونوں محصل اور لوگوں سے صدقات وصول کرنے کے بعد ثعلبہ کے پاس دوبارہ آئے تو ثعلبہ نے پہلے جیسا طرز عمل اختیار کیا اور کہا تم دونوں جاؤ میں سوچ کر فیصلہ کروں گا کہ کتنی زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ وہ دونوں محصل حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے سلمی اور ثعلبہ دونوں کے بارہ میں سارے حالات عرض کئے حضورؐ نے سلمی کے حق میں دعا کی اور ثعلبہ کے متعلق افسوس کا اظہا فرمایا۔ اسی تسلسل میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ (توبہ: 75-76) کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ انہیں مال دے گا تو وہ تمام حقوق ادا کریں گے۔ لیکن بعد میں جب انہیں اللہ نے مال دیا تو انہوں نے بخل سے کام لیا اور وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے۔

حضورؐ کی مجلس میں ثعلبہ کا ایک عزیز بھی بیٹھا ہوا تھا جو تمام باتیں سن رہا تھا اس نے جا کر ثعلبہ کو ساری صورت حال بتائی اور بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا تمہارا برا ہو تمہارے بارہ میں تو قرآن کریم میں نازل ہوا ہے یہ سن کر ثعلبہ بہت پچھتایا اور صدقات لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صدقات قبول کرنے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا صدقہ لینے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا ہے اس لئے میں نہیں لے سکتا۔ یہ سن کر ثعلبہ نے سر پیٹ لیا گریہ وزاری کی اور اپنی بدبختی پر اظہار افسوس کیا لیکن حضورؐ نے فرمایا یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے میں نے تو تمہیں سمجھایا تھا کہ دولت مند بننے کی دعا نہ کرواؤ لیکن تم پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا جب ثعلبہ نے دیکھا کہ حضورؐ صدقہ قبول نہیں کرتے تو روتا دھوتا واپس اپنے ڈیرے پر آگیا۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس صدقات لے کر حاضر ہوا۔ لیکن انہوں نے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب حضورؐ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا تو میں کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر یہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں بھی اپنے صدقات لے کر حاضر ہوتا رہا۔ لیکن ان دونوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ثعلبہ ناکام و نامراد ہو کر فوت ہو گیا۔

(تفسیر الدر المنثور جلد3 ص260)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 8۔ مئی 2000ء

12-00 a.m لقاء مع العرب نمبر318
1-25 a.m درس القرآن نمبر5
2-55 a.m ناصرات اور ینگ لجنہ سے ملاقات
4-05 a.m تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m چلڈرنز کارنر۔
5-15 a.m لقاء مع العرب۔نمبر318
6-30 a.m دستاویزی پروگرام۔
7-00 a.m اردو کلاس۔نمبر283
8-15 a.m چائنیز سیکھئے
8-55 a.m ینگ لجنہ سے ملاقات۔
10-05 a.m تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m چلڈرنز کارنر۔
11-10 a.m درس القرآن نمبر5
12-40 p.m لقاء مع العرب۔نمبر318
1-45 p.m اردو کلاس۔نمبر283
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m نارویجیئن سیکھئے۔
5-10 p.m فرانسیسی پروگرام۔
6-10 p.m بنگالی سروس۔
7-10 p.m ہومیوپیتھی کلاس نمبر118
8-20 p.m چلڈرنز کلاس۔
8-55 p.m جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات
10-30 p.m. اردو کلاس۔نمبر284

منگل 9۔ مئی 2000ء

12-30 a.m. ترکی پروگرام۔
1-00 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
2-00 a.m. روحانی خزائن۔
2-15 a.m. ہومیوپیتھی کلاس
3-30 a.m. نارویجیئن سیکھئے۔
4-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
4-35 a.m. چلڈرنز کلاس۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔نمبر319
6-20 a.m. ایم ٹی اے سپورٹس۔
7-00 a.m. اردو کلاس۔نمبر284
8-25 a.m. نارویجین سیکھئے
8-55 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
10-05 a.m. تلاوت۔خبریں
10-35 a.m. چلڈرنز کلاس۔
11-15 a.m. پشتو پروگرام۔
12-05 p.m. روحانی خزائن۔
12-45 p.m. لقاء مع العرب نمبر319
1-50 p.m. اردو کلاس نمبر284
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
5-00 p.m. بنگالی ملاقات (نئی)
(ریکارڈ۔2۔مئی 2000
6-05 p.m. بنگالی سروس۔
7-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر89
8-05 p.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-40 p.m. چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔

بدھ 10۔ مئی 2000ء

12-35 a.m ایم ٹی اے ناروے پروگرام۔
1-05 a.m. بنگالی ملاقات۔
2-05 a.m. ہماری کائنات۔
2-35 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر89
3-35 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m. لقاء مع العرب۔نمبر320
6-05 a.m. بنگالی ملاقات۔
7-05 a.m. اردو کلاس نمبر285
8-20 a.m. فرانسیسی پروگرام۔
8-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر89
10-05 a.m. تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m. سواحیلی پروگرام۔
12-05 p.m. ہماری کائنات۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔نمبر320
1-55 p.m. اردو کلاس۔نمبر285
2-55 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m. اردو اسباق نمبر4
5-10 p.m. اطفال سے ملاقات۔ (نئی)
(ریکارڈ۔3۔مئی 2000ء)
6-10 p.m. بنگالی سروس۔
7-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس نمبر90
8-15 p.m. اردو اسباق نمبر4۔
8-55 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

عرفانِ حدیث نمبر 43

دو محبوب قطرے اور نشان

حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک قطرہ وہ آنسو ہے جو اللہ کی خشیت میں گرا ہو۔ اور دوسرا وہ خون کا قطرہ ہے جو خدا کی راہ میں بہایا گیا ہو۔ اور دو نشانوں میں سے پہلا نشان وہ ہے جو راہ مولیٰ میں پڑا ہو۔ اور دوسرا نشان وہ ہے جو اللہ کے کسی فرض کی ادائیگی میں لگا ہو۔ (جامع ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب فضل المرابط)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ اب دو قطرے اور دو نشان کتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ مگر اللہ کی پسند کیا ہے۔ دو قطرے اور دو نشان۔ یہ قطرے جس کو نصیب ہو جائیں وہ فلاح پا جائے گا۔ اور یہ نشان جس کے بدن پر لگ جائیں وہ یاد رکھے کہ ہمیشہ اللہ ان نشانات کو پیار اور محبت سے دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کو تو ہم سے کچھ بھی نہیں چاہئے سوائے سچے عشق اور سچی محبتوں کی علامتوں کے۔ ہمیں اس سے سب کچھ چاہئے۔ پس جب وہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی اتنی قدر فرماتا ہے آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز بھی پیاری نہیں۔ اس سے اندازہ کریں کہ ہم اپنی زندگی کو اس طرح ڈھال سکتے ہیں کہ ہر حال میں زندگی کے ہر لمحے میں اللہ کی نظر ہم پر پڑتی رہے۔

قطرے تو ضروری نہیں ہمیشہ جاری رہیں مگر ساتھ ہی آنحضور ﷺ نے ان نشانوں کا ذکر فرما دیا جو ہمیشہ رہتے ہیں تو اللہ کبھی بھی آپ سے غافل نہیں رہتا حالانکہ آپ بسا اوقات اللہ سے غافل ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ اس پہلو سے بہت دلچسپ حدیث ہے اب میں اس کی تفصیل پڑھ کے سناتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسوؤں کا قطرہ 'ایک قطرہ' جو زندگی میں کبھی کبھی بھی بہایا جا سکتا ہے فرمایا اللہ کو وہ قطرہ عزیز ہے۔

دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ 'یعنی جو شہید ہو جاتے ہیں ان کے تو سارے خون بہہ جاتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں اگر خون کا ایک قطرہ بھی بہے تو وہ قطرہ بھی اللہ کو عزیز ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ شہداء کا خون جو بہتا ہے وہ خدا کو کیسا عزیز ہوگا۔ پس یہ خون کا قطرہ تو ہر ایک کو نصیب نہیں ہے جو خدا کی راہ میں بہایا جائے۔ آنسوؤں کا قطرہ نصیب ہوتا ہے مگر وہ بھی ہمیشہ نہیں اور یہ خون کا قطرہ تو کچھ خوش نصیبوں ہی کو ملا کرتا ہے۔ چنانچہ **جماعت احمدیہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان اور بڑا فضل ہے کہ وہاں ہزارہا ایسے احمدی ہیں جن کو خدا کی راہ میں کچھ خون بہانے یا کم سے کم خون کا ایک قطرہ بہانے کا موقع ضرور عطا ہو گیا ہے۔** اس پہلو سے یہ ایک عظیم سعادت ہے جس کی کوئی مثال آپ کو دنیا میں دکھائی نہیں دے گی کہ اس کثرت سے ایک قوم ہو جس میں ہزارہا لوگوں کو اللہ کی خاطر اپنا خون بہانے کی سعادت نصیب ہو گئی۔

اس کے برعکس آپ کو دنیا میں اور بھی بہت سے فوج کش (-) دکھائی دیتے ہیں جو آپس میں بھی لڑتے ہیں اور بعض دفعہ دوسروں کے خلاف بھی فوج کشی کرتے ہیں یا فوج کشی نہیں بھی کرتے تو فساد برپا کرنے کے لئے بم دھماکے ضرور کر دیتے ہیں۔ جو ظلم کرنے والے یا فوج کشی کرنے والے ہیں ان کے خون کے قطروں کا یہ ذکر نہیں ہے' نہ ان خون کے قطروں کا ذکر ہے جن کو بعض ظالموں نے اڑا دیا کیونکہ خدا کی خاطر ایسا نہیں کیا گیا۔ یاد رکھیں یہاں خدا کی خاطر قطرہ بہانے والوں کا ذکر ہے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ (-) کی بات کریں تو (-) جو خون بہاتے ہیں وہ خدا کے منشاء کے خلاف بہاتے ہیں۔ اس لئے ان کا اپنا بہنے والا خون کیسے خدا کی رضاجوئی کا موجب بن سکتا ہے جن کی زندگیاں وقف ہوں لوگوں پر ظلم کرنے کے لئے اور ناحق خون بہانے کے لئے۔ اگر اس سلسلے میں ان کا خون بہتا ہے تو ضائع ہو رہا ہے۔ وہ زمین کو گندہ کر رہا ہے کیونکہ ہر وہ خون کا قطرہ جو خدا کی منشاء کے خلاف بہایا جائے وہ اس کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے اس کی رضاجوئی کا موجب نہیں ہوتا۔

پس ایسی مثالوں سے آپ معاملے کو مشتبہ نہ ہونے دیں۔ ایسے لاکھوں ہیں جو اس طرح بظاہر خدا کی خاطر جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں لیکن ان کے جہاد کے مقصد فتوحات ہیں جو سیاسی فتوحات ہیں' ان کے جہاد کے مقاصد میں اگر دینی فتوحات ہیں تو ایسی فتوحات ہیں جو آنحضرت ﷺ کے علم میں بھی نہیں تھیں کہ ایسی فتوحات کو (دینی) کہا جا سکتا ہے۔ ٹیریٹوریل (Teritorial) یعنی جغرافیائی فتوحات ہیں۔ اور جہاں یہ کہتے ہیں کہ ہم (دین) کی خاطر لڑ رہے ہیں وہاں (دین) کو جبراً نافذ کرنے کی کوشش میں لڑتے ہیں۔ اب یہ جبراً (دین) کا نفاذ جو ہے یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اس طرح ٹکرا رہا ہے کہ آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ لا اکراہ فی الدین کی آیت سے ٹکرا رہا ہے۔ لکم دینکم ولی دین کی آیت سے ٹکرا رہا ہے۔

پس یہ اچھی طرح پیش نظر رکھ لیں کہ خدا کی خاطر دین کو جبراً نافذ کرنا خدمت دین نہیں ہے۔ یہ دین سے شدید دشمنی ہے۔

کیونکہ جن لوگوں پر جبراً دین نافذ کیا جائے ان کے دل میں دین سے سخت تنفر پیدا ہوتا ہے اور وہ ایسے ملکوں سے بھاگتے ہیں جہاں یہ ہو رہا ہے۔ بہت سے پناہ گزین آپ کو جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں افغانستان سے بھاگے ہوئے جرمنی یا دوسرے ملکوں میں ملتے ہیں ان سے آپ پوچھ کے دیکھ لیں وہ خدا کے نام پر جبر سے بھاگے ہیں اور ان کو اس جبر نے دینی پہلو سے ذرہ بھی فائدہ نہ دیا۔ اگر وہ تلوار سے ڈر کر کوئی عبادات بظاہر خدا کی خاطر بجا لا رہے ہوں وہ تو تلوار کی عبادات ہیں' ان کا خدا سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جب بھاگتے ہیں تو ایسی قوموں کی طرف بھاگتے ہیں جن کا واقعتہً خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یعنی خدا کے نام پر جبر تو نہیں کرتے مگر ایسے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں جو خدا سے ڈر کے بھاگے ہوئے ہوں یا خدا والوں سے ڈر کر بھاگے ہوئے ہوں اور اس کے نتیجے میں کلیتہً مادہ پرست بنا دیتے ہیں۔ پس ایسی قوموں کا میں نے مطالعہ کیا ہے' خصوصاً جرمنی میں بکثرت آباد ہیں۔ وہ اکثر پھر مادہ پرست ہو جاتی ہیں اور اگر دین نام کی کوئی چیز ان کے اوپر مسلط بھی ہو تو وہ بھی جبری دین ہے۔ پس یہ چیزیں دین کا حلیہ بگاڑنے والی چیزیں ہیں۔

(-) تو ان احمدیوں پر اطلاق ہونے والا یہ فرمان نبوی ہے جن کا روزانہ دین کے رستے میں خدا کی خاطر خون بہایا جاتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب پاکستان میں کسی نہ کسی طرح احمدیوں کا خون نہ بہایا جا رہا ہو۔ عوام ان کو مارتے ہیں' مولوی اٹھاتے ہیں ان عوام کو کہ ان کو مارو۔ ان پر پتھراؤ کیا جاتا ہے' ان کو گلیوں میں گھسیٹا جاتا ہے' ان پر چاقوؤں سے حملے کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن اس سے بہت زیادہ چیزیں اس قوم کو خدا تعالیٰ سبق کے طور پر دکھلا بھی رہا ہے اور احمدیوں کو یہ فرق پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ان کے قطرے تو خدا کے ہاں مقبول ہیں لیکن جن کے خون ٹنوں کے حساب سے بہائے جا رہے ہیں ان کا ایک قطرہ بھی خدا کو مقبول نہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ ان میں نہیں بلکہ ان میں شامل ہیں جو خدا کی خاطر خون بہاتے ہیں۔

پس آنحضور ﷺ کی اس حدیث کو میں دوبارہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ' اور خون کا ایک قطرہ محاورۃً اس بات کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ بہت کم خون بہانے والے ہوں گے۔ وہ آئندہ زمانہ جس کی باتیں ہو رہی ہیں ان میں شاذ ہی خدا کی خاطر خون کے قطرے آنکھوں سے بہیں گے یا

جسموں سے بہیں گے تو جب ایک چیز کم ہو جائے تو اس کی قدر بڑھ جایا کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے اس حدیث کا یہ معنی ہو گا کہ جس دور میں اللہ کے نزدیک اللہ کی خاطر خون بہانے والے بہت کم رہ جائیں گے تو اللہ قطرے قطرے پر پیار کی نظر رکھے گا۔ اگر پیاسا ہو تو وہ بعض دفعہ شبنم کا ایک قطرہ بھی چاٹتا ہے خواہ اس سے پیاس بجھے نہ بجھے مگر اللہ نے تو محبت سے اس کو چنا ہے پیاس بجھانے کی خاطر تو نہیں۔ اس لئے قطرے قطرے پر نظر رکھے گا۔ اس خون کے قطرے پر جو خدا کی خاطر بہایا جا رہا ہے۔

لیکن جو دوسری بات میں نے کہی تھی وہ نشان 'وہ نشان کیا ہے' بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیشانی پر جو نشان پڑتا ہے یہ وہ نشان ہے جو خدا کی خاطر لگایا جاتا ہے بعض لوگ نہ بھی کوشش کریں تو کبھی ان کے نشان پڑ بھی جاتا ہے مگر ایک نشان ہے جو خالصۃً اللہ کی عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اور عام عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں نے دکھاوے کی خاطر یہ نشان ڈالا اور فلاں شخص نے للّٰہی محبت کی وجہ سے یہ نشان پڑنے دیا اور یہ نشان ہے جو پاؤں پر ہے 'ماتھے پر نہیں جتنے نماز پڑھنے والے ہیں کوئی بھی ہوں دکھاوے کی پڑھتے ہوں یا سچی پڑھتے ہوں ان کے پاؤں کے اوپر ایڑی کے نیچے ایک گٹہ سا ضرور پڑتا ہے اور یہ گٹہ جو ہے یہ اگر پہچان کے دیکھیں غور سے تو آپ کو اپنے پاؤں پہ بھی ضرور دکھائی دے گا اور باقی سب لوگوں کے پاؤں پر بھی دکھائی دے گا۔

تو اب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان سنیں 'خدا تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی کے نتیجے میں پڑنے والا نشان۔ اب فرائض کی ادائیگی میں یہاں ایک تو آنحضرت ﷺ نے عبادت کا ذکر نہیں فرمایا اس لئے وہ مضمون بھی جو میں نے بیان کیا ہے درست ہے اس پہلو سے کہ خدا کی طرف سے عائد کردہ فرائض کے سلسلے میں پڑتا ہے لیکن اور بھی بہت سے فرائض ہیں۔ اب دنیا میں جتنے بھی محنت کرنے والے ہیں ان کے ہاتھوں پہ نشان پڑ جاتے ہیں مگر جو اللہ کے لئے وقار عمل کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پہ نشان پڑتے ہیں۔ تو دونوں نشانوں میں ایک فرق ہے۔ اللہ فرماتا ہے جو میری خاطر کام کرتا ہے اس کے بدن پہ جہاں بھی نشان پڑے گا وہ لازم نہیں کہ پاؤں پر ہی پڑے جہاں بھی پڑے گا اللہ اس کو پیار سے دیکھے گا۔ تو آپ میں سے لاکھوں احمدی ہیں جن کو خدا کی خاطر وقار عمل کی توفیق ملی ہے۔ انگلستان میں بھی بڑی بڑی عمارتیں جماعت احمدیہ نے وقار عمل کے ذریعے تعمیر کی ہیں اور ہر سال خدام کا اجتماع ہو یا انصار کا یا لجنات کا دیکھیں کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ جلسہ سالانہ پر بھی بعض لوگوں کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ سارا سال وہ کام کرتے ہیں اور اگر وہ غور کر کے دیکھیں تو اس محنت کے نتیجے میں لازماً ان کے جسم پر کوئی نشان پڑ جاتے ہیں۔ ایسے نشان جب پڑ جاتے ہیں جن کی طرف ان کو جب تک توجہ نہیں دلائی گئی توجہ ہوئی ہی نہیں ہو گی۔ لیکن اللہ کی ان کی طرف توجہ ہے۔ کتنا مہربان ہے 'کس قدر اپنے بندوں پر پیار اور محبت کی نظر ڈالنے والا۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ ان نشانوں کو دیکھتا ہے اور محبت کرتا ہے ان سے اور ایسے نشانوں سے زیادہ اس کو کوئی نشان عزیز نہیں جو خدا کی خاطر پڑ گئے ہوں۔ اس 'خدا کی خاطر' لفظ نے پاؤں کے نشانوں کو بھی دوسرے لوگوں کی عبادت سے ممتاز کر دیا کیونکہ جن کی عبادت خالصۃً للہ نہیں ان کے نشان بھی اللہ نہیں اور ایک ایسا امتیاز کر دیا جو کھلم کھلا ہر ایک کو دکھائی دے سکتا ہے۔ **خدا تعالیٰ کی خاطر وقار عمل کرنے والوں کی دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو جماعت احمدیہ ہے۔** (۔) میں جن نشانوں کی بات کر رہا ہوں وہ بالکل الگ نشان ہیں اور کسی ہنگامی خطرے کے وقت کے وہ نشان نہیں ہوتے۔ اب خدا کو کون سا خطرہ ہے 'کون سی مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ وہ دوڑے جائیں اور اللہ کی خاطر کدالیں اٹھالیں۔ یہ جو دوسرے نشان ہیں یہ ہمیشہ خطروں کی علامتیں ہیں۔ جب بڑے بڑے بند لگانے پڑتے ہیں سیلابوں کے خطرے سے 'جب فوجوں کو خطرہ درپیش ہو وہ کھدائی کرتی ہیں اپنے مورچوں کی تو یہ اور مضمون ہے۔ ہر جگہ اپنے نفس کا بچاؤ شامل ہے اس میں 'لیکن جن خدام کو بلایا جاتا ہے یا جن انصار کو وقار عمل کے لئے بلایا جاتا ہے 'لجنات کو بلایا جاتا ہے 'ان کو دنیا سے کون سا خطرہ ہے جس سے پناہ ڈھونڈتے ہوئے وہ ان خدمتوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ نہ آئیں تو امن سے گھر میں بیٹھیں گے کوئی دباؤ نہیں 'کوئی قانون نہیں جو ان کو مجبور کر رہا ہو اور جماعت کی طرف سے تحریص ہے صرف' دعوت ہے کہ آجاؤ' نہ آؤ تو کوئی گناہ نہیں۔ جماعتی کاموں 'جماعتی خدمتوں سے ان کو ہرگز محروم نہیں کیا جاتا اس جرم میں کہ وہ وقار عمل میں شامل نہیں ہوئے۔

پس یہ باریک فرق ہیں جن کو آپ پیش نظر رکھیں تو میرا یہ دعویٰ بالکل درست ثابت ہو گا کہ **اللہ کی خاطر جن نشانوں کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ نشان آج احمدیوں کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں اور بڑی بھاری سعادت ہے۔ پس آپ بھی کبھی کبھی ان نشانوں کو پیار سے دیکھا کریں جن کو خدا پیار سے دیکھتا ہے۔** اور اس دیکھنے کا لطف ہی کچھ اور ہو گا۔

(الفضل 30 نومبر 98ء)

اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

صدقات اخلاق فاضلہ پیدا کرتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"صدقات ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے دنیاوی منازل طے ہو جاتی ہیں۔ اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دی جاتی ہے۔" (الحکم 24۔ فروری 1901ء)

اب خرچ کرنے سے صرف یہ مقصد نہیں کہ مال میں برکت پڑتی ہے بلکہ اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ بہت گہری بات ہے کہ جب انسان خدا کی خاطر خرچ کرتا ہے اس کے اخلاق میں بھی ترقی ہوتی ہے اور پھر ایک نیکی اور بڑی نیکیوں کی توفیق عطا فرماتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے تھوڑا سا دینا شروع کیا اور رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کو تھوڑے کا ایسا چسکا پڑا کہ اس کے بعد زیادہ پھر اور زیادہ پھر اور زیادہ دینا شروع کر دیا۔ تو حضرت مسیح موعود نے یہ بات بہت ہی صحیح فرمائی ہے کہ نیکیاں مال خرچ کرنے کے نتیجے میں عطا ہوتی ہیں اور بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 360)

اب یہ کثرت کے ساتھ نو مبایعین کا دور ہے اور ہم پوری توجہ کر رہے ہیں کہ ہر نو مبایع بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ تحریک کامیاب ہو گی۔ ابھی تک تو اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں اور کثرت سے نو مبایعین خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت ڈال رہے ہیں اور وقف جدید کی راہ میں بھی ان نئے آنے والوں کو بکثرت شامل ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود کا یہ آخری اقتباس میں نے رکھا ہے۔

"اے عقلمند! خدا کے راضی کرنے کا یہ وقت ہے کہ پھر نہیں ملے گا...... خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کے لئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو درحقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایات کی حاجت ہے اس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل کے دق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے۔ اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کرے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا۔"

(خطبہ فرمودہ 7۔ جنوری 2000ء)

(ناظم مال وقف جدید)

بقیہ صفحہ 6

ممبران قارئین الفضل سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اردگرد میں رہنے والے نابینا حضرات کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کے لئے کوشش کریں گے اور نابیناؤں کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ نابیناؤں کی خصوصی تعلیم کے لئے مساعی کریں گے۔

امسال مجلس نابینا ربوہ کی سالانہ ریلی کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ انہوں نے اس بات کی خصوصی تلقین فرمائی کہ ہر احمدی نابینا کو اس مجلس کا ضرور ممبر بننا چاہئے۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے مجلس نابینا کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر مسرت کا اظہار فرمایا اور تقریب میں شامل ہو کر ممبران کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

مجلس نابینا ربوہ بصارت سے محروم افراد کو گوشہ نشینیوں سے نکال کر معاشرے کا ایک مفید اور متحرک وجود بنانے کے لئے سرگرم عمل ہے اس کے لئے وہ علمی عملی اور معاشی لحاظ سے کئی خدمات انجام دے چکی ہے اور مستقبل میں بھی اس طرف گامزن ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم معاشرے میں موجود نابینا افراد کو جہاں مجلس کا ممبر بننے کی دعوت دیں وہاں ان حضرات کی تعلیمی اور عملی رنگ میں مدد بھی کریں اور ہر طریق سے ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

محمد محمود طاہر صاحب

مجلس نابینا ربوہ - تنظیم اور سرگرمیاں

مجلس نابینا نے بصارت سے محروم افراد کو گوشہ تنہائی سے نکال کر معاشرے کا مفید وجود بنادیا

عصر حاضر میں مختلف طبقات کے لوگ اپنے اپنے دائرہ عمل اور […] شعبہ جات میں مل بیٹھ کر اپنے کاموں میں ترقی حاصل کرنے اور […] کام کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے سرگرم ہیں۔ ترقی اور پہچان کی یہ دوڑ صرف معاشرے کے عام افراد تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ ایسے طبقات جو کہ ایک وقت تک معاشرے پر بوجھ سمجھے جاتے تھے اور کالمعدوم پڑے رہتے تھے آج کی سائنسی ترقی اور سہولیات سے فائدے اٹھا کر معاشرے کا مفید وجود بنتے جا رہے ہیں، میری مراد معاشرے میں موجود نابینا افراد ہیں۔

اگر تاریخ انسانیت کا مطالعہ کیا جائے تو صدہا ایسے نابغہ ہمیں ملیں گے جو بظاہر بصارت سے محروم تھے لیکن ان کی نگاہ بصیرت اس قدر روشن تھی کہ وہ لوگوں کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے تھے۔ لیکن یہ سب کچھ ان کی ذاتی محنت اور خداداد صلاحیت کا نتیجہ تھا اجتماعی طور پر ایسے افراد کی تعلیم و تربیت اور ترقی کے سامان موجود نہ تھے۔ دور حاضر میں اب ایسا نہیں رہا بلکہ ساری دنیا میں بالعموم اور ترقی یافتہ ممالک میں بالخصوص بصارت سے محروم افراد کی تعلیم و تربیت کے سامان موجود ہیں۔

مجلس نابینا ربوہ کا قیام ترقی کے اسی سفر کی ایک کڑی ہے۔ جس کے قیام نے بصارت سے محروم افراد کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا جس سے یہ طبقہ بھرپور اور فعال زندگی […] کی شاہراہ پر گامزن ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہنے کی بجائے دیگر لوگوں کی طرح مختلف انداز میں اپنے آپ کو مصروف کئے ہوئے ہیں۔

جماعت کی مرکزی لائبریری 'خلافت لائبریری' ربوہ سے جہاں عام شہری فائدہ اٹھا رہے ہیں وہاں اس سے بصارت سے محروم افراد بھی باقاعدگی سے استفادہ کر رہے ہیں یہاں آکر وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس نہیں کرتے بلکہ معاشرے کے عام افراد کی طرح دنیا کی رنگ و بو سے شناسائی حاصل کرتے ہوئے اپنے علم کی پیاس بجھاتے ہیں اور معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے معاشرے کے مفید شہری بننے کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔

مجلس نابینا کا قیام

بصارت سے محروم افراد کو منظم طریق پر معاشرے کا مفید وجود بنانے کے لئے نظارت امور عامہ کی سرپرستی میں 1985ء میں مجلس نابینا ربوہ کا قیام عمل میں آگیا۔ نظارت امور عامہ کی سرپرستی اور راہنمائی میں مجلس کا آئین بھی تیار ہو گیا۔ قیام کے وقت ابتدائی طور پر مجلس نابینا کے پانچ ممبران تھے۔ ان ممبران نے اپنے عہدے داروں کا چناؤ کیا ان ابتدائی ممبران اور ان کے عہدوں کی تفصیل اس طرح ہے:-

(1) مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر۔ شعبہ تاریخ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ یہ اب تک مجلس نابینا کے صدر کے عہدہ پر خدمت کر رہے ہیں۔

(2) مکرم محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نائب صدر اول

(3) مکرم حافظ مقبول احمد صاحب مرحوم نائب صدر دوم

(4) مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد مربی سلسلہ جنرل سیکرٹری

(5) مکرم حافظ مبارک احمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مرکزیہ مشیر

ان کے علاوہ مجلس نابینا کی معاونت کے لئے مکرم منیر احمد صاحب ایم ایس سی ابن مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب کو محرر، خزانچی اور جوائنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

مجلس کے قیام کے ساتھ ہی اعلانات کے ذریعہ پاکستان بھر کے احمدی نابیناؤں کو مجلس نابینا ربوہ کی ممبرشپ حاصل کرنے کی درخواست کی گئی۔ اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس نابینا کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔

یہ مجلس جس کا آغاز 5 ممبران سے ہوا تھا اب اس کے ممبران کی تعداد 65 ہو چکی ہے اور اس کے ممبران پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ 5 خواتین بھی مجلس کی ممبر ہیں۔ ممبر سازی کا یہ سفر ابھی تک جاری ہے۔ مجلس کے ممبران میں ایک ریٹائرڈ پروفیسر، دو مربیان سلسلہ، ایک معلم، ایک کارکن صدر انجمن، دو ایم اے اور تین ممبر بی۔ اے پاس ہیں۔ تحصیل علم کا سلسلہ اور اس کے لئے مجلس نابینا کی طرف سے کوشش جاری ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ میں بلائنڈ سیکشن کا قیام

مجلس نابینا کے قیام کے بعد اب ضرورت اس امر کی تھی کہ ایک خاص جگہ ہو جہاں مستقل طور پر نابینا افراد بیٹھ کر اپنی علمی پیاس بھی بجھائیں اور عملی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو کارآمد بنائیں۔ مجلس کے قیام سے ممبران دارالضیافت میں اکٹھے ہوتے اور اپنے پروگرام کرتے اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل مرتب کرتے لیکن انہیں ایک درسگاہ کی ضرورت تھی جہاں آکر وہ زیادہ سے زیادہ دینی اور دنیاوی علوم حاصل کر سکیں چنانچہ خلافت لائبریری ربوہ میں بلائنڈ سیکشن کا قیام ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

بلائنڈ سیکشن کے قیام سے مجلس کے ممبران کو حقیقت میں ایک پلیٹ فارم نصب ہوا جہاں مجلس کے ممبران تشریف لا کر اپنے آپ کو نہ صرف ایک عام شہری محسوس کرتے ہیں بلکہ یہاں دی گئی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر بعض ممبران معاشرے کا مفید وجود بن چکے ہیں اور کچھ بننے کے لئے کوشاں ہیں۔

1991ء میں خلافت لائبریری کا ایک کمرہ بلائنڈ سیکشن کے لئے مخصوص کر دیا گیا اور پھر یہاں آلات سمعی لگانے کا کام شروع ہو گیا اور یہ کام 1993ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

بلائنڈ سیکشن میں بیک وقت 15۔افراد کے لئے استفادہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ ہر ممبر دوسرے ممبران کو متاثر کئے بغیر آلات سمعی کے ذریعہ 7 چینل سے استفادہ کر سکتا ہے۔ ایک چینل MTA کا ہے اور چھ عدد ٹیپ ریکارڈز موجود ہیں۔ جس مضمون کی کیسٹ سننی مقصود ہو ہر ممبر سن سکتا ہے۔ اس سیکشن میں مجلس نابینا کے جنرل سیکرٹری مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد نگرانی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

خلافت لائبریری کی طرف سے بلائنڈ سیکشن میں بریل لکھنے اور بریل سکھانے کے لئے ضروری آلات فراہم کئے گئے ہیں جس کے ذریعہ مجلس کے ممبران بریل میں مختلف قسم کی کتب جس میں جماعتی لٹریچر اور دنیاوی علوم کی کتابیں شامل ہیں تیار کر رہے ہیں۔ بلائنڈ سیکشن کی خدمت کے لئے خلافت لائبریری کی انتظامیہ ہمہ تن مصروف کار رہتی ہے اس سلسلہ میں خلافت لائبریری کا عملہ تحسین اور دعا کا مستحق ہے۔ انچارج صاحب خلافت لائبریری مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب مجلس نابینا کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ لائبریری کے اکاؤنٹنٹ مکرم محمود احمد طاہر صاحب جو کہ مجلس نابینا کی عاملہ میں جوائنٹ سیکرٹری کے طور پر مقرر ہیں وہ بھی مجلس نابینا کی خدمت میں مصروف کار رہتے ہیں۔

بلائنڈ سیکشن میں موجود علمی مواد

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری میں 15۔افراد کے استفادہ کی گنجائش موجود ہے۔ یہاں پایا جانے والا علمی مواد دو قسم کا ہے ایک بریل میں لکھا ہوا ہے اور دوسرا کیسٹس کی صورت میں موجود ہے۔ ممبران یہاں بیٹھ کر بھی استفادہ کرتے ہیں اور یہاں سے عاریۃً آڈیو کیسٹس اپنے گھروں کو بھی لے جاتے ہیں۔ ان دونوں طرز کے مواد کی مختصر تفصیل اس طرح ہے۔

1۔ بریل کا مواد

نابیناؤں کے پڑھنے کے لئے طریق کار کو بریل کہتے ہیں۔ نابینا حضرات ہاتھ کے چھونے سے تحریر کو پڑھتے ہیں جو کہ کاغذ پر ابھار کی صورت میں لکھی جاتی ہے۔ بریل کے اس سیکشن میں قرآن کریم اردو اور انگریزی ترجمہ کے ساتھ موجود ہے۔ انگلش زبان میں بائبل بھی موجود ہے۔

جماعتی لٹریچر کی بعض کتب تیار ہو کر یہاں بریل سسٹم میں موجود ہیں اور بعض کتب مجلس کے ممبران تیار کر رہے ہیں۔ مجلس نابینا ربوہ کے جو ممبران بریل میں جماعتی لٹریچر اور دیگر کتب کی تیاری میں مصروف ہیں ان میں مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب، مکرم محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ مکرم نور الزمان صاحب اور مکرم امجد محمود صاحب شامل ہیں بعض اور ممبران بھی بریل میں تیاری کتب کے لئے ارادہ کئے ہوئے ہیں۔

بریل میں اس وقت یہاں دیوان غالب، بانگ درا، انگلش ڈکشنری، بعض ناول، مڈل کی انگریزی کتاب اور دیگر کتب موجود ہیں۔ بریل کی تاریخ میں پہلی بار 2000ء کا ہجری شمسی کیلنڈر مجلس کے ایک ممبر مکرم امجد محمود صاحب نے تیار کیا ہے۔

2۔ آڈیو کیسٹس

آڈیو کیسٹس یا بولتی کتب میں ہر دو موضوعات یعنی جماعتی لٹریچر اور دیگر علمی مواد بلائنڈ سیکشن میں موجود ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ کتب حضرت بانی سلسلہ، ملفوظات حضرت بانی سلسلہ، مذہب کے نام پر خون، ایک مرد خدا شامل ہیں۔ دیگر مواد میں میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے کے آڈیو کورس کے علاوہ اردو فاضل کا کورس شامل ہے جو کہ مقامی طور پر تیار کیا گیا ہے اس کے علاوہ سیرت کی کتب، کہانیاں، ناول اور لطائف بھی کیسٹس میں موجود ہیں۔ ممبران مجلس بلائنڈ سیکشن میں بھی اس مواد سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے گھروں میں بھی لے جا کر استفادہ کرتے ہیں۔

دیگر مجالس نابینا سے روابط

مجالس نابینا ربوہ جہاں اپنے ممبران سے رابطہ کر کے پروگرام بناتی ہے وہاں پاکستان میں موجود دیگر مجالس نابینا سے بھی رابطہ رکھے ہوئے ہے۔ اور ان کے اجلاسات اور تقریبات میں مجلس نابینا ربوہ کے وفود شرکت کرتے ہیں۔ ان مجالس کے سالانہ اجلاسات میں وفود شریک ہوتے ہیں اور فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔ مجلس نابینا ربوہ کا جن دیگر مجالس نابینا سے رابطہ ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

پاکستان انجمن نابینا جھنگ، پاکستان اتحاد نابینا فیصل آباد، پاکستان انجمن نابینا سرگودھا، پاکستان انجمن نابینا پنجاب اور وفاقی پاکستان انجمن نابینا اسلام آباد۔

مجلس نابینا ربوہ کی تقریبات

روزمرہ کی مصروفیات کے علاوہ جس میں بلائنڈ سیکشن سے ممبران استفادہ کرتے ہیں اور اپنے گھروں میں علمی مواد سے استفادہ کر رہے ہیں اور کئی ممبران بریل سسٹم میں مواد تیار کر رہے ہیں۔ اس مصروفیت کے ساتھ ساتھ مجلس نابینا ربوہ مختلف تہواروں کے مواقع پر اپنے فنکشنز کا انعقاد کرتی ہے۔ جماعتی طور پر منائے جانے والے تمام ایام پر بھی تقریبات ہوتی ہیں اور قومی تہواروں کے موقع پر بھی پروگرام بنائے جاتے ہیں اس کے علاوہ عالمی سطح پر جو ایام نابینا حضرات اور سپیشل پیپلز کے لئے مخصوص ہیں جن میں 15۔اکتوبر کو سفید چھڑی کا عالمی دن اور 3۔دسمبر کو معذوروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے ان مواقع پر مجلس نابینا ربوہ پروگراموں کا انعقاد کرتی ہے۔

مجلس نابینا ربوہ سال میں ایک تربیتی وفنی کلاس کا انعقاد کرتی ہے جو ایک ماہ تک جاری رہتی ہے۔ اس کلاس میں ممبران کو مختلف فنون سکھائے جاتے ہیں۔ ان میں بریل پڑھنا سکھایا جاتا ہے، کرسی و چارپائی کی بنائی، الیکٹرک کی معلومات، چلنے پھرنے کی ٹریننگ اور دینی معلومات دی جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ربوہ کے محلہ جات میں مجلس نابینا کے ممبران کو وفود کی شکل میں بھجوایا جاتا ہے جو وہاں جاکر وعظ و نصیحت کا کام کرتے ہیں۔

سالانہ علمی وورزشی ریلی

مجلس نابینا کی اہم تقریب سالانہ علمی ورزشی ریلی کا انعقاد ہے۔ اس ریلی میں جہاں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں وہاں مجلس کی جنرل میٹنگ بھی ہوتی ہے جس میں نئے سال کے لئے عہدے داروں کا چناؤ کیا جاتا ہے۔

سالانہ ریلی کے موقع پر علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر، دینی معلومات، بیت بازی، حفظ قرآن، مطالعہ حدیث اور بریل پڑھنے کے مقابلے ہوتے ہیں۔

ورزشی مقابلہ جات میں کلائی پکڑنا، رسہ کشی، ثابت قدمی، دوڑ، شخص شناسی، میوزیکل چیئر، کرکٹ اور مشاہدہ معائنہ کے مقابلے ہوتے ہیں۔

سب سے دلچسپ مقابلہ کرکٹ کا نمائشی میچ ہوتا ہے جو نابیناؤں اور بیناؤں کے درمیان ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر مقابلہ ہوتا ہے۔ اس نمائشی میچ میں بیناؤں کی نمائندگی جماعتی بزرگان اور افسران کرتے ہیں جس سے مجلس کے ممبران کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور افسران اور بزرگان کو اپنے ساتھ پاکر مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

سالانہ علمی وورزشی ریلی میں احمدی نابیناؤں کی اوسط حاضری 30 رہتی ہے جبکہ اس موقع پر غیر از جماعت نابینا افراد بھی شریک ہوتے ہیں۔ امسال سالانہ ریلی کے موقعہ پر ایک ممبر نے سٹال بھی لگایا جو کہ کامیاب تجربہ رہا۔

سالانہ ریلی کے موقع پر مشاعرہ کا انعقاد بھی پروگرام کا اہم حصہ ہے۔ اس مشاعرہ میں مجلس نابینا کے (4) شعراء بھی اپنا کلام پیش کرتے ہیں ان کا کلام بہت پسند کیا جاتا ہے۔ ان شعراء میں مکرم عارف حیات عرفی صاحب، مکرم محمود احمد ناصر صاحب، مکرم حفیظ احمد جہ صاحب اور مکرم عبدالحمید خلیق صاحب شامل ہیں۔ مؤخر الذکر نابینا تو نہیں ہیں لیکن مجلس نابینا ربوہ کی عاملہ میں شامل ہیں اور مجلس کے ساتھ ایک عرصہ سے تعاون اور خدمت بجا لا رہے ہیں آجکل مجلس نابینا ربوہ میں خزانچی و محرر کے عہدے پر خدمت کر رہے ہیں۔

مجلس نابینا کے قیام کے فوائد

مجلس نابینا ربوہ کے قیام سے بصارت سے محروم افراد کو کئی قسم کے فوائد حاصل ہو چکے ہیں اور حاصل ہو بھی رہے ہیں۔

(1) سب سے اہم فائدہ تو یہ ہے کہ نابینا افراد کو اس مجلس کے قیام سے ایک پلیٹ فارم حاصل ہوا ہے جس کے ذریعہ وہ مصروف اور کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں اور معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے معاشرے کا مفید وجود بن سکتے ہیں۔ اس پلیٹ فارم سے وہ اپنی مصروفیت کے نئے نئے میدان تلاش کر سکتے ہیں۔

(2) مجلس نابینا ربوہ کے قیام سے جہاں ربوہ کے نابینا حضرات اکٹھے ہوئے ہیں وہاں پاکستان بھر کے نابیناؤں سے رابطے کا ذریعہ پیدا ہو گیا ہے۔ اس مجلس کے دیگر نابینا انجمنوں اور یونینز سے روابط ہیں گویا باہمی رابطے کا ایک ذریعہ بن گیا اور احساس تنہائی کا شکار ہونے کی بجائے ایک دوسرے کو احساس شرکت دلا رہے ہیں۔

(3) مجلس نابینا ربوہ ممبران مجلس کے علوم میں اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔ بلائنڈ سیکشن میں میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے اور اردو فاضل کے کورسز موجود ہیں۔ ممبران مجلس کو یہ امتحانات دینے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ تاکہ امتحان پاس کر کے مختلف نوکریاں حاصل کر سکیں اب تک مجلس نابینا ربوہ کے جن ممبران نے تعلیمی سنگ میل طے کئے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے۔ ایک ممبر ایم۔اے، تین ممبران نے بی۔اے، چار ممبران نے ایف۔اے اور تین ممبران اردو فاضل کا امتحان دے چکے ہیں جبکہ مزید چار ممبران اردو فاضل، تین میٹرک اور چار ممبران بی۔اے کا امتحان دینے کی تیاری اور ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ یقیناً بہت اہم کامیابی ہے۔ ممبران مجلس بلائنڈ سیکشن سے متعلقہ کورس کی آڈیو کیسٹس گھر بھی لے جاتے ہیں اور بلائنڈ سیکشن میں بھی بیٹھ کر سنتے ہیں۔

(4) اب تک مجلس کے تحت پانچ احباب کو ملازمت دلائی جا چکی ہے۔ ان میں دو غیر از جماعت دوست بھی شامل ہیں۔

(5) ممبران کو طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے فضل عمر ہسپتال ربوہ اور راولپنڈی رابطہ کر کے ممبران کی آنکھوں کے ٹیسٹ کروائے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں اب تک 15۔احمدی اور 10 غیر از جماعت نابینا افراد کی آنکھوں کے ٹیسٹ کروائے گئے ہیں۔ ایک ممبر کو آنکھوں کی پیوندکاری کروا کے بینائی دلائی گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹرز اور بعض دوسرے احمدی ڈاکٹر صاحبان مجلس نابینا کے ممبران اور غیر از جماعت نابینا دوستوں کو فری علاج کی سہولیات دیتے ہیں۔

(6) مجلس نابینا کے قیام سے ایسے نابینا افراد جو پہلے گھروں میں بیٹھے رہتے تھے اور معاشرے سے عملاً کٹ چکے تھے انہیں امید کی ایک کرن نصیب ہوئی اور یہ لوگ گھروں سے نکل کر مجلس کے پروگراموں میں شریک ہوئے اور بلائنڈ سیکشن کی سہولیات سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو معاشرے کا ایک حصہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور ان لوگوں نے گوشہ نشینی ترک کر کے مجلس کے پروگراموں میں شرکت شروع کر دی ہے۔ اس کی ایک مثال محلہ دارالنصر کے حافظ محمد الیاس صاحب ہیں جو کہ مجلس عاملہ میں سیکرٹری اشاعت ہیں۔ یہ جب نویں جماعت کے طالب علم تھے تو ان کی بینائی ختم ہو گئی اور گوشہ نشین ہو گئے لیکن مجلس نابینا کے قیام کے بعد سے ایک متحرک اور فعال زندگی گزار رہے ہیں اور روزانہ خلافت لائبریری آتے ہیں۔

(7) نابینا حضرات کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کے لئے ان کی مخصوص فیلڈ کے مختلف کورسز کروانے کے لئے کوشش اور حوصلہ افزائی کی گئی ہے مثلاً ٹیچر ٹریننگ، ٹائپنگ، ٹیلی فون آپریٹر کے کورسز وغیرہ۔ اب تک چار ممبران اس قسم کے کورسز کر چکے ہیں اور ایک ممبر مکرم حافظ نور الزمان صاحب MES راولپنڈی میں ٹیلی فون پر لوگوں کی شکایات سننے کی سروس کر رہے ہیں۔

(8) مجلس کے ممبران کی فلاح و بہبود اور ویلفیئر کے لئے جماعت اور دیگر اداروں سے دوستوں کی مدد کی جاتی ہے۔ جماعتی اداروں میں نظارت امور عامہ، دارالضیافت نیز دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ممبران مجالس کا خاص خیال رکھتا ہے۔ ممتاز ماہر امراض قلب ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب بھی ممبران مجالس کا خصوصی خیال رکھتے ہیں۔

یوں مجلس نابینا ربوہ ممبران کی علمی، عملی، معاشی اور معاشرتی نمو کے لئے گراں قدر خدمات بجا لا رہی ہے۔

دارالضیافت کا تعاون

مجلس نابینا ربوہ کو جہاں نظارت امور عامہ کی سرپرستی حاصل ہے اور خلافت لائبریری ربوہ میں بلائنڈ سیکشن قائم ہے وہاں دیگر اداروں کی طرح دارالضیافت ربوہ کا خصوصی تعاون حاصل ہے۔ مجلس نابینا کے اجلاسات، کھیلوں، قیام وطعام اور دیگر پروگراموں کی انجام دہی دارالضیافت میں ہوتی ہے اور نائب ناظر ضیافت مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب مجلس نابینا اور ان کے ممبران کے ساتھ خصوصی شفقت کا سلوک کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہر چند تعاون کرتے ہیں۔ جب سے مجلس قائم ہوئی تب سے لے کر آج تک مجلس نابینا کے ساتھ تعاون اور ممبران کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عملہ دارالضیافت کو جزا دے۔ آمین

مجلس نابینا ربوہ کی عاملہ

مجلس نابینا ربوہ سالانہ علمی وورزشی ریلی کے موقع پر جنرل میٹنگ کرتی ہے جس میں عہدے داروں کا چناؤ ہوتا ہے۔ امسال کے عہدے دار مندرجہ ذیل ہیں:۔

(1) صدر مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب (2) نائب صدر اول مکرم محمود احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ (3) نائب صدر دوم محمد نصر اللہ جوئیہ وکارکن نظارت امور عامہ (4) جنرل سیکرٹری وانچارج بلائنڈ سیکشن حافظ محمد ابراہیم صاحب (5) جوائنٹ سیکرٹری مکرم محمود احمد طاہر صاحب اکاؤنٹنٹ خلافت لائبریری (6) خزانچی و محرر عبدالحمید خلیق صاحب (7) سیکرٹری اشاعت حافظ محمد الیاس اکبر صاحب (8) سیکرٹری رابطہ حافظ نور الزمان صاحب اس کے علاوہ مجلس عاملہ کے بعض خصوصی اراکین مقرر کئے جاتے ہیں آجکل ان اراکین میں مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ، مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ، مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ خاکسار راقم الحروف محمد محمود طاہر بھی مجلس نابینا کی معاونت کے لئے کوشاں ہے۔

مجلس نابینا کا احباب جماعت سے التماس

مجلس نابینا ربوہ کے تمام عہدے داران اور

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ ○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد۔ ربوہ کے والد محترم رانا بنیامین صاحب ریٹائرڈ چونگی محرر بلدیہ ربوہ آنکھوں کی تکلیف کے باعث الشفاء ہسپتال راولپنڈی کے زیر علاج ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری صالح محمد صاحب سابق باڈی گارڈ دارالصدر شمالی ربوہ لکھتے ہیں جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ خاکسار کے دونوں بیٹوں عزیزم علیم الدین صاحب اور عزیزم محمد کریم ناصر صاحب کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ دونوں کی ٹانگیں فریکچر ہو گئی تھیں فضل عمر ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے نہایت محبت اور توجہ کے ساتھ ان کا علاج کیا۔ حضور انور کی دعاؤں اور احباب جماعت کی دعاؤں سے اب دونوں بیٹوں نے بیساکھیوں کے ساتھ چلنا شروع کر دیا ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنی دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے بچوں کو جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کی اہلیہ محترمہ قمر النساء صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کا آپریشن ہونے والا ہے۔

○ مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب سیکرٹری ضیافت حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے چھوٹے بھائی مرزا وسیم احمد بیگ صاحب جنرل ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم عبدالقدیر خان صاحب ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشارت احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نواب شاہ سندھ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے تایا مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف نوکوٹ حال نواب شاہ ابن مکرم چوہدری اکبر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف پھیرو چیچی مورخہ 16-4-2000 بعمر پچاسی سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

اسی روز خاکسار نے نواب شاہ میں نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد مرحوم کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور 17-4-2000 بعد نماز مغرب محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔

احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ ثمینہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم عبدالجبار صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب گلشن پارک مغلپورہ لاہور بحق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 23-10-99 مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ ان کی تقریب رخصتانہ مورخہ 14-11-99 کو منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر دعا مکرم منیر احمد منیب صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ نے کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم حفاظت احمد نوید صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 16-3-2000 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "قمر نوید" تجویز ہوا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب باجوہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم مبارک احمد صاحب باجوہ آف ہالینڈ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دین و دنیا کا خادم بنائے۔

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک زیاد عمر اسد صاحب بابت ترکہ مکرم ملک فضل عمر صاحب)

مکرم ملک زیاد عمر اسد صاحب ابن مکرم ملک فضل عمر صاحب ساکن محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 13/6 دارالنصر ربوہ برقبہ 11 مرلہ 178 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ امۃ الودود صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ شازیہ ناز صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم ملک زیاد عمر اسد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم محمد انور ملک صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

افغان تنظیمیں امریکی سلامتی کیلئے خطرہ

امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے کہا ہے کہ افغانستان میں موجود دہشت گرد تنظیمیں امریکی سلامتی کیلئے خطرہ ہیں۔ افغانستان میں دہشت گردی کے کیمپ موجود ہیں لیکن اسے اس لئے دہشت گرد قرار نہیں دیا کیونکہ امریکہ طالبان حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ پاکستان دوست ملک ہے جس نے کئی مرتبہ عالمی برادری اور امریکہ کے ساتھ تعاون کیا اس لئے اسے دہشت گرد قرار نہیں دیا گیا۔

فوج استعمال کریں گے۔ الگور

امریکہ کے نائب صدر اور آئندہ انتخابات میں صدارتی امیدوار الگور نے کہا ہے کہ کسی علاقے کے عدم استحکام سے خطرہ ہوا تو تنازعہ حل کرانے کے لئے فوج استعمال کریں گے۔ ہم بین الاقوامی تنازعات کے بحران بننے سے پہلے ان میں کود پڑیں گے۔ ایٹمی ہتھیار دہشت گردی منشیات کی سمگلنگ جیسے مسائل ہمارے لئے چیلنج ہیں۔

الگور کا اشارہ کشمیر کی طرف

مبصرین کا خیال ہے کہ امریکی نائب صدر مسٹر الگور نے فوج استعمال کرنے کی جو بات کی ہے اس کا اشارہ کشمیر اور افغانستان کی طرف ہے۔ امریکہ ممکنہ طور پر دونوں جگہوں پر فوجی مداخلت کی تیاری کر رہا ہے۔

برطانیہ اور جرمنی میں پرتشدد مظاہرے

مزدوروں کے عالمی دن کے موقعے پر برطانیہ اور جرمنی میں پرتشدد مظاہرے ہوئے جس سے درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ 100 سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ لندن میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ہزاروں افراد نے سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف مظاہرہ کیا۔ درجنوں دکانیں لوٹ لیں۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے ڈنڈے برسا دیئے۔ مظاہرین نے قومی ہیرو چرچل کے مجسمے پر کوڑا پھینک دیا۔ زمبابوے میں سیاہ فاموں نے سفید فاموں کے خلاف مظاہرہ کیا۔ روس میں ہزاروں افراد نے ریڈ سکوائر میں مظاہرہ کیا۔ جرمنی میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ فرانس میں مظاہرہ پرامن رہا۔ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے مظاہرین کو احمق قرار دیا۔

انڈونیشیا میں خونریز جھڑپیں

دارالحکومت جکارتہ سے 2100 کلومیٹر مشرق میں واقع دوردراز دیہاتوں دیمپ اور بیلاگا میں دو متحارب قبائل کے درمیان خونریز جھڑپوں میں 106- افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ جھڑپیں گذشتہ ایک سال سے جاری ہیں۔

فلپائن میں بھی جہاد کا اعلان

فلپائن کے مورو اسلامی فرنٹ نے مجاہدین کو جہاد کیلئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ فرنٹ نے اعلان کیا ہے کہ امن مذاکرات میں ناکامی کے بعد فوج پر حملے تیز کر دیئے جائیں گے۔

عراق میں راکٹوں سے حملے

عراق کے شہری علاقے پر چھ راکٹ گرنے سے 8 شہری شدید زخمی ہو گئے۔ متعدد دکانوں کو نقصان پہنچا۔ عراقی حکومت نے الزام لگایا ہے کہ یہ ایرانی حکومت کے ایجنٹوں کا کام ہے جنہوں نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے شہری علاقوں کو نشانہ بنایا ہے۔

جنوبی لبنان سے اسرائیلی فوج واپس

جنوبی لبنان سے اسرائیلی فوج کی واپسی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ فوجی دستوں نے مقبوضہ علاقوں سے نکلنا شروع کر دیا ہے۔ کیمونی کیشن کے آلات اور اسلحہ بھی واپس لے جایا جا رہا ہے۔ اسرائیل اس علاقے پر 22 برس سے قابض ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اسرائیل نے 7 جولائی تک خود ساختہ حفاظتی زون سے اپنی فوجیں واپس بلانے کا اعلان کر رکھا ہے۔ فلسطینی مذاکراتی ٹیم کے نمائندہ نے انخلاء کی تعریف کی ہے۔

تری پورہ میں کرفیو کا نفاذ

بھارتی ریاست تری پورہ میں گذشتہ روز نسلی فسادات میں چار افراد کی ہلاکت کے بعد رات کے کرفیو کا حکم نافذ کر دیا گیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق کشیدگی اس وقت بڑھی جب نیشنل لبریشن فرنٹ آف تری پورہ کے باغیوں نے دو بنگالی آبادکاروں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد مسلم دھڑے نے بسوں کو روک کر سات قبائلیوں کو مار اپیٹا دو قبائلیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ اس علاقے میں بنگالی آبادکاروں کی تعداد تقسیم برصغیر کے بعد اصل قبائلیوں سے بڑھ چکی ہے۔ اصل باشندے بنگالی آبادکاروں کو نکال باہر کرنا چاہتے ہیں۔

اسرائیل اور فلسطینی مذاکرات

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان حتمی امن سمجھوتے کے لئے مذاکرات کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو گیا ہے۔ امریکی نمائندے ڈینس راس بھی مذاکرات میں شرکت کریں گے۔ اسرائیل نے فلسطینیوں کے لئے الگ ریاست کے مطالبہ کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ فلسطینیوں نے خیرسگالی کے جذبہ کے تحت دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں کے قتل عام پر افسوس کا اظہار کیا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 45 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 4۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 6-53
جمعہ 5۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-47
جمعہ 5۔ مئی۔ طلوع آفتاب۔ 5-17

جائیداد کی ضبطی اور جرمانہ کا حکم معطل

لاہور ہائی کورٹ کے دو رکنی بنچ نے طیارہ کیس کے فیصلے کے خلاف دائر کردہ اپیل کے فیصلے تک نواز شریف کی جائیداد کی ضبطی اور جرمانہ کا حکم معطل کر دیا ہے۔ تاہم فاضل عدالت نے نواز شریف کی تین درخواستیں مسترد کردی ہیں ان میں استدعا کی گئی تھی کہ نواز شریف کو جیل میں ائرکنڈیشنر کی سہولت (اپنے خرچ پر) دی جائے۔ ارکان اسمبلی سے ملاقاتوں کی اجازت دی جائے اور دوران سماعت روزانہ پیشی کی اجازت دی جائے۔ دو رکنی بنچ جو جسٹس عبدالغنی اور جسٹس ایس اے ربانی پر مشتمل ہے 9۔ مئی سے اپیل کی باقاعدہ سماعت کرے گا۔ فاضل عدالت نے کہاکہ ہر پیشی پر نواز شریف کو پیش کرنے کی درخواست اپیل کی سماعت کے دوران آئندہ کسی مرحلے پر دوبارہ پیش کی جاسکتی ہے۔ منگل کے روز سماعت شروع ہوئی تو کمرۂ عدالت لیگی رہنماؤں' کارکنوں' وکلاء' غیر ملکی سفارت کاروں اور صحافیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

میرے پاس دینے کو کچھ نہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہاہے کہ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں۔ قوم قربانی کیلئے تیار ہو جائے۔ پورا ملک بیمار اور گھمبیر مسائل سے دوچار ہے۔ سمجھ نہیں آتی کیسے اور کہاں سے حل کریں۔ ایک حل نکالیں دوسری طرف منفی اثر پڑتا ہے۔ عوام سہولیات چاہتے ہیں۔ اگر پیسے ہوں تو سب کچھ ممکن ہے لیکن پیسے نہیں ہیں۔ ملک کو مراعات یافتہ طبقے نے لوٹا۔ وہی تکلیف بھی برداشت کرے۔ انہوں نے کہاکہ عوام کو مجھے برداشت کرنا پڑے گا۔ قومی تعمیر کیلئے چند ماہ ناکافی ہیں۔ واپڈا مرا ہوا ہے۔ ریلوے اور سٹیل ملز خسارے میں ہیں۔ ایک سال میں ملک بہتری کی راہ پر چلتا ہوا نظر آئے گا۔ رینجرز کا سپاہی 2250 روپے تنخواہ لیتا ہے۔ جو کم از کم 4000 ہونی چاہئے۔ فی الحال ایسا کرنا ممکن نہیں۔ 100۔ ارب آجائیں پھر تنخواہیں زیادہ کروں گا۔

کشمیری دہشت گرد نہیں مجاہد ہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے امریکی ٹیلی ویژن سی این این سے انٹرویو میں کہاکہ دہشت گردی کے بارے میں امریکہ اور مغرب کا تصور مختلف ہے۔ اپنے دروازے سیاستدانوں کے لئے کھلے رکھنے پر غور کر رہے ہیں۔ کشمیری حریت پسند دہشت گرد نہیں مجاہد ہیں۔ ہم کسی دہشت گرد گروپ کے سرپرست نہیں۔ پاکستان میں کسی قسم کے تربیتی کیمپوں کا وجود ہی نہیں۔ کوئی نشاندہی کرے ہم کارروائی کرنے کو تیار ہیں۔ یہاں کوئی انتہا پسند گروپ بھی نہیں۔ کچھ منتشر گروپ ہیں جن کے خلاف اقدامات کرتے رہتے ہیں۔ امریکہ سے اختلاف ہے کشمیری تنظیمیں دہشت گرد نہیں۔ انہوں نے کہاکہ سمگلنگ روکنی ہے۔ ہرصورت روکیں گے۔

امریکہ کا جواب

پاکستان اور افغانستان کے بارے میں دہشت گردوں کی حمایت کی امریکہ نے جو رپورٹ جاری کی تھی پاکستان اور افغانستان نے اس کی مذمت کی ہے۔ امریکہ نے دونوں ملکوں کی طرف سے مذمت کو مسترد کر دیا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے کہاکہ دونوں ملکوں کو دہشت گردی کی فہرست میں شامل نہیں کیاگیا بلکہ اس بات پر تشویش کا اظہار کیاہے کہ جنوبی ایشیا عالمی دہشت گردی کا مرکز بن گیا ہے۔

فوجی اقدام ناگزیر تھا

شریف الدین پیرزادہ نے سپریم کورٹ کی بارہ رکنی فل کورٹ کے سامنے دلائل دیتے ہوئے کہ 1977ء اور 1999ء کے حالات یکساں تھے۔ فوجی اقدام ناگزیر تھا۔ نظریہ ضرورت لاگو کرکے حالات کی سنگینی سے بچاجاسکتاہے۔ ویسے بھی ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ اسلام میں بھی نظریہ ضرورت کی اجازت ہے۔

ملک پر ایجنسیوں کا قبضہ ہے

سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک پر ایجنسیوں کا قبضہ ہے۔ میں نے آئی ایس آئی کو حکم دیا کہ طالبان کو کابل سے دور رکھو تو میرا بھائی قتل ہوگیا۔ حکومت ختم ہوگئی۔ میں نے آئی ایس آئی کی ایسی باتیں مانیں جنکی کوئی وجہ نہ تھی۔ انہوں نے کہاکہ سیاسی لیڈر مل کر آئی ایس آئی کا کردار ختم کریں۔

دو صوبائی وزراء نے حلف اٹھالیا

دو صوبائی وزراء ملک اسلم اور خورشید زمان قریشی نے حلف اٹھالیا۔ گورنر پنجاب نے ان سے حلف لیا۔

بلوچستان کے قحط زدہ علاقوں میں فوج

بلوچستان میں خشک سالی سے نمٹنے کیلئے فوج بھی سول انتظامیہ کی مدد کیلئے پہنچ گئی ہے۔